برطانوی اردو شعرا اور ماحولیاتی مسائل

ڈاکٹر شیر علی

ABSTRACT:

Sensitivity of poets towards social as well as ecological issues have been discussed and highlighted for years. Urdu poets residing in England have also described and emphasized these issues in their poetry. For example, we can mention some important names like Saqi Faroqui, Dr. Saleem ur Rehman, Baqir Naqvi, Dr. Saeed Akhtar Durrani, Hafeez Johar, Prof. Ghulam Qadir Azad and Basir Kazmi etc. who have analyzed ecological problems in their poetry.

By highlighting the ecological issues of the world and especially of England, these poets coined and created new images and linguistic compounds like Barf ka Roog, Ghubar- e- Kahkashan etc.

Dr. Seed Akhtar Durrani is basically a scientist and he worked on different projects of NASA. One may see all the complicated problems associated with modern ecology in his poetry. His credit is that he has described all these issues by converting them in his own feelings. The same case is with Prof. Ghulam Qadir Azad, who has emphasized on the negative impact of industrial development of England. He has pointed out multi-dimensional aspects of this modern phenomenon. Technological and industrial development has created ecological problems for the society and on the other hand, it has snatched the identity of individuals by converting them in mere numbers.

Similarly, Baqir Naqvi has translated the works of prominent scientists into Urdu. His books includes Alfred Nobel: Life & Works, The world of Cell (Genetics & Cloning), Artificial Intelligence, Physiology and Medicine etc.

In this brief paper, the sincere efforts of Urdu poets of England have been discussed and analyzed that how they described and highlighted the ecological issues of the world.

معروف انگریزشاعر جان کیٹس نے انیسویں صدی میں کہا تھا:

The poetry of the earth is never dead.

برطانیہ میں مقیم اردو شعرا نے بھی اپنی دھرتی ماں، اپنے ماحول اور ماحولیاتی مسائل کو اپنی شاعری میں بیان کیا ہے۔ ان شعرا میں جامی ردولوی، اکبر حیدر آبادی، جوہر زاہری، ڈاکٹر اظہر لکھنوی، حبیب حیدر آبادی، عبدالرحمن بزمی، سرمد بخاری، سید عاشور کاظمی، اختر ضیائی، پروفیسر شریف بقا، اطہر راز، ساقی فاروقی، باقر نقوی، ڈاکٹر سعید اختر درانی، ڈاکٹر ناصرالدین احمد، خالد یوسف، ڈاکٹر اعظم امروہوی، ڈاکٹر عبدالغفار عزم، پروفیسر غلام قادر آزاد، ڈاکٹر مختا ر الدین احمد، ڈاکٹر صفی حسن، ڈاکٹر سلیم الرحمن، افتخار عارف، منصور آفاق، باصر کاظمی، یاسمین حبیب، افتخار قیصر، ارشد لطیف، یشب تمنا وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

لمحۂ موجود میں ماحولیاتی مسائل کی ایک بنیادی وجہ انسان کا اپنیecologyسے اپنے آپ کو detachکر نے کا رویہ ہےشعری کلیات ''سرخ گلاب اور بدرِ منیر'' کے خالق ساقی فاروقی کا کہنا ہے کہ میں کائنات کو صرف انسان کی جاگیر نہیں سمجھتا اوراس پر ایمان رکھتا ہوں کہ کائنات پر حیوانات، حشرات الارض اور نباتات کا اتنا ہی حق ہے جتنا ہم انسانوں کامیری نظموں کے نباتات وحیوانات میری ذات کا حصہ ہیں۔ ان نظموں میں ایک فرد ان کے رشتے سے کائنات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔(۲(

سچا شاعر جمالیات کا پیامبر ہوتا ہے، جو حسنِ فطرت کا بھی علم بردار ہوتا ہے۔ ساقی فاروقی کی نظموں میں بھی حسنِ فطرت پر مبنی استعارات و علامات بکثرت ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ ان کی شعری کلیات کا عنوان'' سرخ گلاب اور بدرِ منیر'' بھی غور طلب ہے۔''روشنی'' ان کے ہاں ایک ہمہ گیر معنویت کی علامت ہے۔ شاعر کو اس بات کا شدید قلق ہے کہ روشنی جو زندگی کا استعارہ ہے، ان کے ہاں مفقود ہو چکی ہے:

یہ کہ کے ہمیں چھوڑ گئی روشنی اک رات
تم اپنے چراغوں کی حفاظت نہیں کرتے (۳(

فطرت اورماحولیاتی جمال کی رعنائیوں کا فقدان دراصل مادی اور صنعتی زندگی کا شاخسانہ ہے۔ جس کا یقینی اور منطقی نتیجہ شدید اداسی اور تنہائی کی صورت سامنے آتا ہے۔ ساقی فاروقی کی شاعری میں اداسی اور تنہائی کے یہ سب رنگ جگہ جگہ لرزاں نظر آتے ہیں:

اے دل پہلے بھی تنہا تھے، اے دل ہم تنہا آج بھی ہیں
اور ان زخموں اور داغوں سے اب اپنی باتیں ہوتی ہیں
جو زخم کہ سرخ گلاب ہوئے، جو داغ کہ بدرِ منیر ہوئے
اس طرح سے کب تک جینا ہے، میں ہار گیا اس جینے سے

کوئی ابر اڑے کسی قلزم سے، رس برسے مرے ویرانے پر
کوئی جاگتا ہو کوئی کڑھتا ہو، مرے دیر سے واپس آنے پر
کوئی سانس بھرے مرے پہلو میں، کوئی ہاتھ دھرے مرے شانے پر (۴(

تلاش و جستجو کا مادہ انسان کے خمیر میں شامل ہے۔ نئی دنیاؤں کی تلاش، چاند ستاروں کی کھوج، ماحولیاتی وسعتوں کی تحصیل و تسخیراس کی سرشست ہے۔اس ضمن میں برطانیہ میں مقیم شعرا میں ایک اہم نام ڈاکٹر سعید اختر درانی کاہے۔شہزاد احمد ان کی شخصیت و شاعری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر درانی کئی لحاظ سے مثالی شخصیت ہیں۔ سائنس پڑھاتے ہیں، شاعری سے شغف رکھتے ہیں۔ چاندپر گئے تو نہیں، مگر چاند سے آئے ہوئے سنگ ریزوں کا تجزیہ کرنے والوں میں شامل ہیں۔ (۵(

ڈاکٹر درانی نے اپنے شعری مجموعے کا عنوان '' غبارِ کہکشاں'' رکھا۔بقول افتخار عارف گردِ ماہتاب پر تحقیق کرنے والے سائنس دان نے اپنی تخلیق کو ''غبارِ کہکشاں'' کہ کر اپنے شاعرانہ وجود کا بہت شائستہ اظہار کیا ہے۔(۶(

صنعتی ترقی کی وجہ سے کرہ ارض کا ماحول بری طرح متاثر ہوا ہے۔ہر نوع کی آلودگیاں جدید صنعتی زندگی کا لازمہ بن چکی ہیں۔دوسری طرف صنعتی زندگی کے سماجی رویوں پر بے حد منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔پروفیسر غلام قادر آزاد کی نظم میں یہ سب ماحولیاتی مسائل اور ان کے مرتب کردہ منفی اثرات بڑی دردمندی سے بیان ہوئے ہیں:

اجنبیت کا نشاں

نغمہ و شعر و غزل، ذوقِ نظر، حسنِ خیال
وادیِ سنگ میں بھٹکے ہوئے آہو جیسے
شہرِ ناپرساں میں انجان مسافر کی صدا کی صورت
زخم ہی زخم تمام!
نغمہ و شعر و غزل ___ 'روح کا اظہارِ جمیل'
ذہنِ درّاک کا لطفِ احساس،
اور اس دیس میں اے خواجۂ اربابِ وفا!
روح کے کرب کی بات،
حسنِ اخلاص، وفا، مہر و مروّت کا گداز!
میرے اِن سامنے پھیلے ہوئے تاحدِّ نظر
کارخانوں کی دھواں دار فضا میں ٹھہری
ایک بوسیدہ کلیسا کی عمارت کی طرح
'اجنبیت کا نشاں'
وقت کی گرد ہٹائیں تو اسے پہچانیں
)اور اس کام کی فرصت ہے کسے؟(
وقت کے بحر میں ڈوبے ہوئے خوش رنگ سفینوں کی تلاش
عہدِ طفلی کے کھلونوں کا سراغ
کارِ بے کار نہیں تو کیا ہے!

لوگ اُس لمحۂ روشن کو خدا مانتے ہیں
جس کی زد پر ہے جوانی کا غرور،
جسم کا کیف و سرور،
لذتِ کام و دہن،
جس کے سائے میں کہیں
موت کا سہم بھی ہے!
جنگ کا وہم بھی ہے!
کہر، دھند اور دھوئیں برف کی دیواروں میں
گردش جام کے ساتھ
زندگی رقص میں ہے!
جسم کے گیت سے معمور فضا ساری ہے
اور اِس منظرِ دلکش سے اُدھر
روح ویراں کلیسا کی طرح!
ذہن مصلوبِ گماں!
جذب و احساس کا ہر آئنہ چور!
ابنِ مریم کے لیے چیخ رہا ہو جیسے! (۷(

اسی طرح ڈاکٹر مختارالدین احمد کے شعری مجموعے’’عکسِ آواز‘‘ میں بھی مختلف النوع ماحولیاتی مسائل کا ذکر ہے۔اس حوالے سے ان کی نظمیں ’’ درختوں کو خراج ِ تحسین ‘‘، ’’ایٹمی صبح‘‘، ’’میراث‘‘ وغیرہ اہم ہیں۔ نظم ’’ درختوں کو خراج تحسین‘‘میں حسن ِفطرت اور درختوں سے اپنی والہانہ وابستگی کا اظہار یوں کیا ہے:

آتے ہیں مجھ کو یاد وہ بچھڑے ہوئے درخت
انسانیت پلی تھی کبھی جس کی چھاؤں میں
اب اس کی یادگار ہیں اکھڑے ہوئے درخت
مختارؔ اس شدید زمانے کو کیا ہوا
دھرتی کی داستان کے دکھڑے ہوئے درخت (۸(

لسانی تشکیلات کے حوالے سے افتخار جالب، انیس ناگی، جیلانی کامران وغیرہ کا تعلق جس دبستانِ شعر سے تھا، اس کا ایک اہم نام ڈاکٹر سلیم الرحمن بھی ہے۔ شعری مجموعوں ’’ مسافرت کا چاند‘‘ اور ’’ منظر جاگتا سوتا ہوا‘‘ کے خالق نے برطانیہ کی ماحولیاتی شدت کے تناظر میں نئی علامات، نئے اور انوکھے استعارے، نیاڈکشن (Diction)اور امیجز تخلیق کیے ہیں۔ برطانیہ میں لازوال قدرتی مناظر کا حسن اپنی جگہ، لیکن موسموں، بارشوں اور برف باریوں کی شدتیں بھی ناگفتہ بہ ہوتی ہیں۔ سلیم الرحمن نے ماحولیاتی شدتوں کے تناظر مینمنفرد سماجی و شعری منظر نامہ تخلیق کیا ہے:

شکستہ لوگ ہیں دیوار و در شکستہ ہیں

ملے نہ سمت کہ سب رہ گزر شکستہ ہیں
گذر رہا ہوں بڑی تیز بارشوں کے بیچ
سفر طویل ہے اور وائپر شکستہ ہیں
خزاں کی بانہوں میں لٹکی ہیں ٹوٹتی گھڑیاں
زمیں شکستہ ہے اس کے شجر شکستہ ہیں(۹(

اسی اور نویں کی دہائی میں بارطانیہ کے شعری منظر نامے پر جو نام زیادہ نمایاں ہوئے، ان میں ارشد لطیف، یشب تمنا، ڈاکٹر صباحت عاصم واسطی، یاسمین حبیب، افتخار قیصر، منصور آفاق، باصر کاظمی وغیرہ کے نام اہم ہیں۔ ان سب شعرا نے ذاتی جذبات و محسوسات کے اظہار کے ساتھ ساتھ سماجی، تہذیبی اور ماحولیاتی مسائل کو بھی اجاگر کیا۔باصر کاظمی کے ہاں مظاہر فطرت پر مبنی علامات و استعارات لائق توجہ ہیں۔ ان کی شعری کلیات" شجر ہونے تک " کا عنوان بھی فطری اور ماحولیاتی حوالے سے امید اور رجائیت کا اشاراہے:

رات کو کاٹنا ہوتا ہے سحر ہونے تک
بیچ کو چاہیے کچھ وقت شجر ہونے تک (۱۰(

حواشی و حوالہ جات:

(1) JOHN KEATS, On the Grasshopper and Cricket, The Complete Poetical Works of John Keats. Ed. H. Buxton Forman. Oxford: Oxford University Press, 1907.

)۲(ساقی فاروقی۔ سرخ گلاب اور بدرِ منیر۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء ص۲۶
)۳(ایضاً، ص۱۴
)۴(ایضاً، ص۳۳
)۵(سعید اختر درانی، ڈاکٹر، غبار ِ کہکشاں، لاہور: الحمدپبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء فلیپ
)۶(ایضاً
)۷(غیر مطبوعہ نظم، پروفیسر غلام قادر آزاد، مخزونہ راقم الحروف
)۸(مختار الدین احمد، ڈاکٹر، عکسِ آواز، کراچی: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء ص۱۴۵
)۹(سلیم الرحمن، ڈاکٹر، مسافرت کا چاند، لاہور: کلاسیک، ۲۰۱۱ء ص۷۶
)۱۰(باصر کاظمی، شجر ہونے تک، لاہور: سنگ میل، ۲۰۱۵ء، ص ۳

/....../